۱۸

تیز گام

3GQ1HQ

آج چہارم جماعت کے بچّے سیر کے لیے آئے تھے۔

بستی سے دور ایک پہاڑی کے دامن میں انھوں نے ڈیرا ڈال دیا۔ پاس ہی ایک جھرنا بھی بہتا تھا جو آگے جا کر ایک چھوٹی سی ندی بن جاتا تھا۔ ندی کے دونوں کناروں پر دور تک گھنے درختوں کے جھنڈ تھے۔ بچّے اپنا اپنا ٹفن بھی ساتھ لائے تھے۔ دوپہر میں درختوں کی چھاؤں میں بیٹھ کر انھوں نے مل بانٹ کر کھانا کھایا۔ پھر پاس کے جھرنے سے پانی پیا اور ٹولیاں بنا کر مختلف کھیل کھیلنے میں مشغول ہوگئے۔ کبڈّی، فٹ بال، کرکٹ وغیرہ۔ ماسٹر صاحب ایک درخت کے نیچے بیٹھے اُن سب کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ اُنھوں نے دیکھا کہ آصف کو کوئی بھی اپنے ساتھ کھیل میں شامل نہیں کر رہا ہے۔ وہ ایک طرف چپ چاپ کھڑا مایوسی سے سب کو دیکھ رہا ہے۔

آصف جماعت میں سب سے دُبلا پتلا لڑکا تھا۔ وہ پڑھائی میں بہت ہوشیار تھا مگر کھیلوں میں اسے دلچسپی نہیں تھی۔ دُبلا پتلا ہونے کی وجہ سے بچّے اکثر اُس کا مذاق اُڑاتے تھے۔ اُن میں حامد سب سے آگے تھا۔ آصف نے ایک بار ماسٹر صاحب سے حامد کی شکایت بھی کی۔ ماسٹر صاحب نے حامد کو سمجھایا کہ کمزوروں کو ستانا نہیں چاہیے۔ حامد نے ماسٹر صاحب سے وعدہ تو کر لیا کہ آصف کو نہیں ستائے گا مگر وہ اپنے وعدے پر قائم نہ رہا۔ جب بھی موقع ملتا وہ آصف کو چھیڑنے سے باز نہ آتا۔ حامد کی طرح دوسرے بچے بھی آصف کو چھیڑنے لگے تھے۔ اسی چھیڑ چھاڑ کی وجہ سے آصف سب بچّوں سے الگ تھلگ رہنے لگا۔ ماسٹر صاحب نے سوچا، ”آخر کیا کِیا جائے کہ آصف بھی دوسرے بچّوں کے ساتھ ہِل مِل کر کھیلنے کودنے لگے اور اس کے ساتھی اُسے چھیڑنے سے باز آجائیں۔“ بیٹھے بیٹھے اُنھیں ایک ترکیب سوجھی۔ اُنھوں نے بچّوں کو آواز دی۔

”بچّو! تم لوگ کرکٹ، فٹ بال، کبڈّی وغیرہ تو کھیل چکے۔ آؤ آج ایک نیا کھیل کھیلیں۔“

نئے کھیل کے نام پر سب بچّے شور مچاتے ہوئے ماسٹر صاحب کے گرد جمع ہوگئے۔ انھوں نے کہا، ”دیکھو! وہ سامنے ٹیکری دیکھ رہے ہو؟“

بچّوں نے کہا، ”ہاں... دیکھ رہے ہیں۔“

ماسٹر صاحب بولے، ”اُس ٹیکری کے اوپر ایک بڑا سا پیپل کا درخت بھی نظر آرہا ہے؟“

بچّے ایک ساتھ بولے، ”جی ہاں..... نظر آرہا ہے۔“

’’تو سنو! جو بچّہ سب سے پہلے ٹیکری پر چڑھ کر اُس پیپل کے نیچے سے ایک پتہ اٹھا کر لائے گا وہ ہماری جماعت کا ’تیز گام‘ لڑکا کہلائے گا۔‘‘

ایک بچّے نے پوچھا، ’’تیز گام یعنی کیا؟‘‘

ماسٹر صاحب بولے، ’’تیز گام یعنی تیز چلنے یا تیز دوڑنے والا۔‘‘

یہ سنتے ہی سب بچے جوش میں آ گئے اور فوراً مقابلے کے لیے تیار ہو گئے۔

ماسٹر صاحب نے سب بچّوں کو ایک قطار میں کھڑا کیا اور کہا، ’’میں جوں ہی سیٹی بجاؤں، تم لوگ دوڑنا شروع کر دینا۔‘‘

بچّوں نے جلدی جلدی گردن ہلائی۔ ماسٹر صاحب نے دیکھا آصف بھی سب بچّوں کے ساتھ قطار میں دوڑنے کے لیے تیار کھڑا ہے اور بہت خوش ہے۔

ماسٹر صاحب نے سب پر ایک نظر ڈالی اور سیٹی بجا دی، ’’پُھرررر۔‘‘

سیٹی کی آواز کے ساتھ بچّے ٹیکری کی طرف دوڑ پڑے۔ سب تیزی سے ٹیکری پر چڑھ رہے تھے۔ جو بچّے بھاری بدن والے تھے اُن کی تو سانس پھُولنے لگی تھی لیکن دُبلے پتلے بچّے تیزی سے دوڑ رہے تھے۔ ان میں آصف سب سے آگے تھا۔ حامد تو آدھی ٹیکری چڑھ کر ہی ہانپنے لگ گیا۔

ماسٹر صاحب دلچسپی سے سب کو دیکھ رہے تھے۔ آخر وہی ہوا جو اُنھوں نے سوچا تھا۔ آصف سب سے پہلے ٹیکری پر پہنچ گیا۔ اُس کے ساتھ دو تین بچّے اور بھی تھے مگر آصف اپنی پتلی پتلی ٹانگوں سے ہرن کی طرح چھلانگیں لگاتا

ہوا پیپل کا ایک پتّہ لے کر سب سے پہلے لوٹ آیا۔

باقی بچّے بھی ہانپتے کانپتے واپس آئے۔ سب سے آخر میں حامد آیا۔

آصف مقابلہ جیت چکا تھا۔ ماسٹر صاحب نے اس کا ہاتھ اوپر اُٹھا کر اعلان کیا، ''آج سے آصف کو ہم 'تیز گام' کہیں گے۔''

تمام بچّوں نے ''آصف – زندہ باد... تیز گام – زندہ باد!'' کے نعرے لگائے۔ آصف کا چہرہ کِھل اُٹھا۔

اُس دن کے بعد سے بچّوں نے آصف کا مذاق اُڑانا چھوڑ دیا۔ جلد ہی حامد بھی آصف کا دوست بن گیا۔

(سلام بن رزّاق)

ڈیرا ڈالنا	–	ٹھہرنا
جھرنا	–	چشمہ
باز آنا	–	مراد چھیڑنے سے رُک جانا
سانس پھولنا	–	تھک جانا

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ بچّوں نے کہاں ڈیرا ڈالا؟

۲۔ ندی کے دونوں کناروں پر کیا تھا؟

۳۔ بچّوں نے کہاں بیٹھ کر کھانا کھایا؟

۴۔ بچّے کون کون سے کھیل کھیلنے لگے؟

۵۔ بچّے آصف کا مذاق کیوں اُڑاتے تھے؟

۶۔ حامد نے ماسٹر صاحب سے کیا وعدہ کیا تھا؟

۷۔ آصف کو 'تیز گام' کیوں کہا گیا؟

مختصر جواب لکھیے :

۱۔ ندی کے کنارے پہنچ کر بچّوں نے کیا کیا؟

۲۔ آصف الگ تھلگ کیوں رہتا تھا؟

۳۔ ماسٹر صاحب نے مقابلہ کیوں کروایا؟

لکھیے کہ ذیل کے جملے صحیح ہیں یا غلط :

۱۔ چہارم جماعت کے بچّے سیر کے لیے آئے تھے۔
۲۔ بچّے اپنے اپنے بستے بھی ساتھ لائے تھے۔
۳۔ حامد نے ماسٹر صاحب سے آصف کی شکایت کی۔
۴۔ ''دیکھو، وہ سامنے دریا دیکھ رہے ہو۔''
۵۔ سب بچّے جوش میں آ گئے اور فوراً لڑنے کے لیے تیار ہو گئے۔
۶۔ سب سے آخر میں حامد آیا۔

جملوں میں استعمال کیجیے۔

باز آنا ، سانس پھوٗلنا ، ڈیرا ڈالنا

سرگرمی :

آپ نے جس مقابلے میں حصّہ لیا ہے اس کے بارے میں پانچ چھے جملے لکھیے۔

آیئے زبان سیکھیں!

ہمزہ کا استعمال :

اُردو حروفِ تہجی میں ہمزہ (ء) بہت سے لفظوں میں الف (ا) کی مخصوص آواز کو ظاہر کرنے والی علامت ہے مثلاً گئے ، ہوئے ، نئے ، سوائے وغیرہ لفظوں میں۔

جیے کو 'جئے' یا 'جیئے' اور لکھیے کو 'لکھئے' یا 'لکھیئے' لکھنا مناسب نہیں۔ ایسے لفظوں میں ہمزہ کی بجائے 'ے' کا استعمال کرنا چاہیے۔ البتہ لائیے، کھائیے، دِکھائیے وغیرہ لفظوں میں ہمزہ اور ے دونوں لکھے جاتے ہیں۔

'تے'، 'طے'، 'لے' جیسے لفظوں پر ہمزہ نہیں لگانا چاہیے۔

❖ ایسے پانچ الفاظ تلاش کر کے لکھیے جن پر ہمزہ لگا ہوا ہو۔